علم الفقہ کا نشر وارتقاء

محمد طارق خان

شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

ہم پر ائمہ کرام اور مجتہدین عظام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے صحابۂ کرام کے فقہی احکام، قضایا اور روزمرّہ پیش آنیوالے مسائل میں اجتہادات کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس کو ہمارے لیے واضح کر دیا۔علم الفقہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے،قرآن وحدیث میں غورو خوض کرنے کے بعد اس سے جو احکام مستنبط کیے جاتے ہیں اس کا تعلق اسی علم فقہ سے ہوتا ہے۔

ہم نے اپنے اس مضمون میں ائمہ مجتہدین اور فقہائے امت کی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے،فقہ کی تعریف،لغوی واصطلاحی معنیٰ، اوصافِ فقیہ اور مآخذ فقہ پر مختصر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ مختلف ادوار میں فقہ پر ہونے والے کام کا ایک اشاریہ بھی پیش کیا ہے جو کہ عہد رسالت مآب سے شروع ہو کر عہد حاضر تک کو شامل ہے۔

الفقہ:۔

فقہ کا معنیٰ 'شق' اور 'فتح' کے ہیں۔جیسا کہ علامہ زمخشری علیہ الرحمۃ "الفقه حقيقة الشق والفتح" "فقہ کی حقیقت تحقیق وتفتیش کرنا اور کھولنا ہے۔"

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم میں فقہ کا معنیٰ فہم وتدبّر اور دین میں بصیرت بیان کیے ہیں۔(۱)

فقہ کا لغوی معنیٰ:

"الفهم العميق النّافذ الّذی يتعرّف غايات الاقوال و الافعال"

ترجمہ: "وہ گہری سوچ اور سمجھ جو اقوال اور افعال کی غایت اور مقاصد کی پہچان کر لیتی ہے۔"(۲)

فقہ کا اصطلاحی مفہوم وتعریفات:

"العلم بالاحکام الشرعية عن ادلّتها التفصيلية"

ترجمہ: ''احکامِ شرعیہ کو جاننا ان کے تفصیلی دلائل کے ذریعے سے۔''(۳)

امامِ اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''انسان اپنے نفع وضرر کو پہچان لے یہ فقہ ہے۔''(۴)

علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ نے فقہ کی تعریف یوں بیان کی:

''علمِ فقہ پہچاننا ان احکامِ شرعیہ کا ہے جو اجتہاد سے نکالے گئے ہیں۔''(۵)

شیخ وہبہ الزحیلی فقہ کی تعریف میں کہتے ہیں:

"الفقة معرفة النفس مالها و ما عليها"

ترجمہ: ''انسان کے فرائض وحقوق اور منافع ومضار کو جاننا علمِ فقہ کہلاتا ہے۔''(۶)

موضوعِ فقہ:

''موضوعِ فقہ کا فعلِ مکلّف اس حیثیت سے کہ وہ مکلّف ہے یعنی عاقل وبالغ ہے۔''(۷)

غرض وغایت:

''غایت علمِ فقہ کی سعادت دارَین کا حاصل کرنا ہے۔'' یعنی خود بھی دنیا میں جہالت کی گھاٹیوں سے ترقی کر کے علمِ نافع کے اعلیٰ مرتبہ کو پہنچنا اور دوسروں کو بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم دینا اور آخرت میں جنت سے مالا مال ہونا کہ پھر اس سعادت کے بعد کبھی ہرگز شقاوت ہو ہی نہیں سکتی۔(۸)

نوٹ: ''علمِ فقہ کو علمِ احکام، علمِ فروع، علمِ فتاویٰ اور علمِ آخرت بھی کہتے ہیں۔''(۹)

اوصافِ فقیہ:

امام حسن بصری علیہ الرحمۃ کہتے ہیں: ''فقیہ وہ ہے جو دنیا سے دل نہ لگائے (دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے)، آخرت کے کاموں سے رغبت رکھے، دین میں کامل بصیرت حاصل ہو، طاعات پر

مداومت کرنیوالا اور پرہیز گار ہو، مسلمانوں کی بے آبروئی اور ان کی حق تلفی سے بچنے والا ہو، اجتماعی مفاد اس کے پیش نظر ہو، مال کی طمع نہ ہو۔" (۱۰)

مآخذِ فقہ اسلامی:

فقہ اسلامی کے ۱۲ مآخذ ہیں؛

۱۔ قرآن حکیم	۲۔ سنت
۳۔ اجماع	۴۔ قیاس
۵۔ استحسان	۶۔ استدلال
۷۔ استصلاح	۸۔ مسلّمہ شخصیتوں کی آراء
۹۔ تعامل	۱۰۔ عُرف اور رسم ورواج
۱۱۔ ماقبل کی شریعتیں	۱۲۔ مُلکی قانون (۱۱)

فقہ کی بنیاد قرآن میں:

فقہ کا فن علوم وفنون کی طرح خود ساختہ نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث میں اس کی بنیادیں موجود ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

"فلو لا نفر من کُل فرقة منهم طآئفة لیتفقهوا فی الدین" (۱۲)

ترجمہ: "پس ایسا کیوں نہ ہو کہ مؤمنین کے ہر طبقے سے ایک جماعت نکلے تا کہ دین میں تفقہ حاصل کرے۔"

واضح رہے کہ جس علم سے دین میں تفقہ پیدا ہوتا ہے اسی کا نام علم فقہ ہے کیونکہ فقہ ایک ایسا علم ہے جس کا تعلق بے شمار علوم وفنون سے ہے۔ (۱۳)

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"یؤتی الحکمة من یّشآء ومن یؤت الحکمة فقد أوتی خیراً کثیراً" (۱۴)

ترجمہ: ''اللہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جس کو حکمت کی دولت مل گئی اس کو بڑی دولت (بھلائی) دی گئی۔''

حکمت کی اصل حقیقت کے بارے میں اس حدیث میں بھی اشارہ ہے:

"من یرد اللہ به خیراً یفقهه فی الدین" (۱۵)

ترجمہ: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔''

حکمت علم کا سب سے اونچا درجہ ہے اور فقیہ کا اصل مقام یہی ہے۔ (۱۶)

فقہ کی بنیاد احادیث میں:

فقہ کے مفہوم اور اس کی اہمیت و افادیت کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

" من یرد اللہ به خیراً یفقهه فی الدین"

ترجمہ: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔'' (۱۷)

اس حدیث کی تشریح میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب فرماتے ہیں: ''الفقہ کا لغوی معنیٰ ہے: دین کی فہم اور اس کا عُرفی معنیٰ ہے: دلائل تفصیلیہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرنا۔'' اس حدیث میں لغوی معنیٰ ہی مناسب ہے۔ (۱۸)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

"ان الناس تبع وان رجالا یأتو نکم من اقطارا لارض یتفقهون فی الدین واذا أتو کم فاستو صوا بهم خیراً."

ترجمہ: ''لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطرافِ عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔'' (۱۹)

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ غیب کی خبر بھی ہے اور علم الفقہ کی شرعی اہمیت کا اظہار

بھی۔ فقہ کا علم سیکھنے کے لیے دنیا کے کونے کونے سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے گرد تاریخ کے آئینے میں پروانوں کی جو بھیڑ ہم دیکھتے ہیں وہ حضور انور ﷺ کے اخبار بالغیب ہی کی واقعاتی تصویر ہے۔(۲۰)

اسی طرح فقیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فقيه واحد أشدّ على الشيطٰن من ألف عابدٍ"

ترجمہ: "ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔"(۲۱)

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نضر اللّٰه عبداً سمع مقالتی فحفظها و وعاها وأداها فرُبَّ حامل فقه غير فقيه و رُبَّ حامل فقه الیٰ من هو افقهُ منهُ"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے میرے کلام کو سن کر اس کو نہ صرف اچھی طرح یاد رکھا بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچایا کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔"(۲۲)

الفقہ: (عہدِ رسالت مآب ﷺ میں)

فقہ کو ائمہ مجتہدین کے دور کی پیداوار کہنا صریح غلطی اور بہتان ہے۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں چونکہ آپ بذاتِ خود موجود تھے اس وجہ سے احکام ومسائل کو سمجھنے کے لیے کوئی مشکل نہیں ہوتی، اور اس دور میں بھی فقہ پر خاطر خواہ کام ہوا۔ عہد نبوی ﷺ میں جو تحریری مجموعے مُرتب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کتاب عمرو بن حزمؓ۔ (رسول اللہ ﷺ نے ان کے ذریعے سے سنن وفرائض کے کچھ مسائل لکھ کر اہل یمن کو بھیجے تھے)

۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کے صحیفے۔

۳۔ صحیفه علی ابن ابی طالبؓ.

۴۔ صحیفه وائل بن حجرؓ.

۵۔ صحیفه صادقه. (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے مُرتب فرمایا تھا)

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی ☆

۶۔ خطبہ حجۃ الوداع.

۷۔ کتاب الصدقۃ. (حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں زکوٰۃ کے موضوع پر ایک کتاب لکھوائی تھی، جو مکمل ہوچکی تھی، لیکن عاملوں کے پاس بھیجنے سے پہلے ہی آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوگئے)۔(۲۳)

الفقہ: (عہدِ خلفائے راشدین میں)

اس دور میں بھی فقہ پر خاطر خواہ کام ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد قرآن وسنت اور اجماع صحابہ بھی فقہ کے مآخذ میں شامل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں زکوٰۃ کے موضوع پر جو کتاب لکھوائی تھی اس کے بارے میں حافظ ابن عبدالبر قرطبی فرماتے ہیں:

> ''آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زندگی بھر اس پر عمل کیا اور حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اس پر عمل کیا۔''

اس عہد میں جو صحیفے مُرتب ہوئے وہ یہ ہیں:

۱. صحیفہ ابو بکر صدیقؓ
۲. صحیفہ عبد اللہ ابنِ عباسؓ
۳. صحیفہ جابر بن عبد اللہؓ
۴. صحیفہ عبد اللہ بن ابی اوفیؓ
۵. صحیفہ سمرہ بن جندبؓ
۶. صحیفہ سعد بن عبادہؓ (۲۴)

اس کے علاوہ اس دور کے اکابر فقہائے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

> ''حضرت ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ، عبد اللہ ابن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ، ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ، اُمّ المؤمنین عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ، حسنین کریمینؓ اور امیرِ معاویہؓ۔''(۲۵)

الفقہ: (عہدِ تابعین عظام)

حضرات تابعین عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی فقہ کے لیے گرانقدر خدمات

انجام دیں۔ صحابہ کرام سے فیض حاصل کر کے اسے دوسروں تک بڑے اچھے انداز میں منتقل کیا اور اس کی قدر و اہمیت کو برقرار رکھا، چنانچہ اس دور میں بھی فقہ اسلامی کو ترقی نصیب ہوئی۔

اس میں جو مجموعے مُرتّب ہوئے وہ یہ ہیں:

۱۔ صحیفه همّام بن مُنبّه: (یہ حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد ہمام بن مُنَبّہؒ نے مُرتّب فرمایا)

۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے دو شاگردوں وہب بن مُنَبّہؒ اور سلمان بن قیسؒ نے بھی احادیث کے مجموعے مُرتّب کیے تھے۔(۲۶)

اس دور کے اکابر فقہائے تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسماء یہ ہیں:

حضرت سعید بن مسیّبؒ، سالم بن عبد اللہ بن عمرؒ، مسروقؒ، نافعؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام زین العابدینؒ، امام باقرؒ، قاسم بن محمد بن ابو بکرؒ، سر یحسبن حارثؒ، سعید بن جُبیرؒ، محمد بن سیرینؒ، قتادہ بن دعامہؒ، مکحولؒ، ابو ادریس خولانیؒ، عمر بن عبد العزیزؒ، طاؤس بن کیسانؒ، یحییٰ بن کثیرؒ اور یزید بن حبیبؒ۔(۲۷)

اب عہدِ تابعین سے لے کر موجودہ دور کے فقہائے کرام کا ایک اشاریہ مندرجہ ذیل ہے۔

عہدِ فقہائے امصار: (۱۰۱ھ تا ۳۵۰ھ)

اس دور کے چند مشہور فقہاء کے اسماء یہ ہیں:

سراج الامت حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ)، حضرت یعقوب بن ابراہیم انصاری امام ابو یوسف قاضی (۱۸۲ھ)، امام محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی (۱۸۹ھ)، امام محمد بن سماعہ تمیمی الکوفی (۲۳۳ھ)، امام ابو بکر احمد بن عمر حنفی خصاف (۲۶۱ھ)، امام محمد بن شجاع ثلجی بغدادی (م ۲۶۶ھ)، امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی (م ۳۲۱ھ)، امام عبید اللہ بن حسین بن ولہم کرخی (م ۳۴۰ھ)۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

عہدِ تقلید: (۳۵۱ھ تا ۶۵۵ھ)

اس دور کے چند مشہور فقہاء کے اسماء یہ ہیں:

امام ابو بکر احمد بن علی بن حسین جصاص رازی (م ۳۷۰ھ)، امام ابو الحسین احمد بن محمد

قدوری بغدادی (م ۴۲۸ھ)، علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعید بن ایوب باجی (م ۴۷۴ھ)، شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی (م ۴۹۰ھ)، علامہ ولوالجی ظہیر الدین ابوالفتح عبد الرشید (م ۵۴۰ھ)، قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض المالکی (م ۵۴۴ھ)، مولانا برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ)، امام ابوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین الرازی (م ۶۰۶ھ)۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

عہد المتون والشروح وکتب الفتاویٰ: (۶۵۶ھ تا ۱۲۸۴ھ)

اس دور کے چند مشہور فقہاء کے اسماء یہ ہیں:

امام ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد محبّ طبری (م ۶۷۴ھ)، امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی (م ۶۷۶ھ)، امام ابن دقیق العید ابوالفتح محمد بن علی بن وہب (م ۷۰۲ھ)، امام بابرتی اکمل الدین محمد بن محمود بن احمد (م ۷۸۶ھ)، علامہ تفتازانی سعد الدین مسعود بن عمر (م ۷۹۱ھ)، علامہ جرجانی سیّد شریف علی بن محمد (م ۸۱۶ھ)، علامہ عینی بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد (م ۸۵۵ھ)، شیخ ابن ہمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی (م ۸۶۱ھ)، علامہ سیوطی جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (م ۹۱۱ھ)، امام ابن حجر مکی ابوالعباس احمد بن محمد الہیتمی (م ۹۷۴ھ)، امام ابن نجیم مصری زین العابدین بن ابراہیم بن محمد (م ۹۷۰ھ)، امام تمرتاشی محمد بن عبد اللہ بن احمد خطیب (م ۱۰۰۴ھ)، شیخ الحنفیہ خیر الدین بن احمد بن نور الدین علی رملی (م ۱۰۸۱ھ)، امام حصکفی محمد بن علی (م ۱۰۸۸ھ)، مفتی ابوالصفاء بن احمد بن ایوب عدوی صالحی (م ۱۱۲۰ھ)، مُلّا جیون شیخ احمد صدیقی امیٹھوی (م ۱۱۳۱ھ)، امام عکی احمد بن بکر بن احمد بن محمد بطیچش (م ۱۱۴۷ھ)، قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ)، شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ)، امام شوکانی محمد بن علی (م ۱۲۵۰ھ)، شامی سیّد محمد امین ابن عابدین (م ۱۲۵۲ھ) علامہ فضل حق خیرآبادی مولانا (م ۱۲۷۸ھ)۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

عہدِ قانون سازی: (۱۲۸۵ھ تا عہدِ حاضر)

اس دور کے چند مشہور فقہاء کے اسماء یہ ہیں:

مفتی احمد رضا خان فاضل بریلوی مجدّد امام (م ۱۳۴۰ھ)، سیّد محمد نعیم مرادآبادی مولانا (م

۱۳۶۷ھ)، بدر الطریقہ صدر الشریعہ امجد علی اعظمی مولانا (م ۱۳۶۷ھ)، محمد ظفر الدین بہاری مولانا (م۱۳۸۲ھ)، مفتی احمد یار خان نعیمی حکیم الامت (م۱۳۹۱ھ)، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

عہدِ حاضر کے ممتاز علمائے کرام:

ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری قادری علامہ (م۱۳۹۴ھ)، مفتی مصطفیٰ رضا خان بریلویؒ (م ۱۴۰۲ھ)، مولانا سیّد احمد سعید کاظمیؒ (م ۱۴۰۷ھ)، مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ خطیبِ اعظم پاکستان (م۱۴۰۴ھ)، محمد وقارالدین قادری مفتی (م۱۴۱۳ھ)، مفتی ڈاکٹر سیّد شجاعت علی قادری علامہ (م۱۴۱۳ھ)، شاہ احمد نورانی علامہ امام اہلسنت (م۱۴۲۳ھ)، مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی محمد ابراہیم سکھروی، علامہ جمیل احمد نعیمی، مفتی محمد اطہر نعیمی، مفتی منیب الرحمٰن پروفیسر، غلام رسول سعیدی علامہ، پروفیسر طاہر القادری ڈاکٹر، مفتی تقی عثمانی جسٹس، مفتی رفیع عثمانی، سید مظفر حسین شاہ علامہ، مفتی سید شاہ حسین گردیزی، مفتی سید یوسف شاہ بندیالوی، علامہ کوکب نورانی ڈاکٹر، سید شاہ تراب الحق قادری علامہ، اُستاذی مفتی فضیل رضا عطاری قادری، اُستاذی مولانا سید عصمت اللہ شاہ بخاری (مہتمم ومدرس، جامعہ روحانیہ اسلامیہ)، اُستاذی پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری (اُستاذ شعبہ علومِ اسلامی)، استاذی پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج (رئیس کلیہ معارفِ اسلامیہ) وغیرہم۔ (اختصار کے پیشِ نظر صرف چند علمائے کرام کے ناموں پر اکتفا کیا گیا ہے)

حرفِ آخر:

الحاصل کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں امتِ مسلمہ کی مدد اپنے نیکوں کاروں اور محبوب بندوں کے ذریعے سے کی ہے، جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

"ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مایۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو ان کے لیے ان کے دین کو تازہ کر دے گا۔"

اس حدیث سے یہ بات عیاں ہے کہ ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اس دین کی

نشر واشاعت اور تجدید دین کے کام میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے علمائے کرام کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔''

حوالہ جات:

۱۔ تقی امینی مولانا، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، ص:۲۵، قدیمی کتب خانہ کراچی، ستمبر ۱۹۹۱ء

۲۔ ابوظفر محمد ایوب قاضی، التسهيل الكافی شرح اصول الشاشی، ص:۱۸، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، اگست ۲۰۰۵ء

۳۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۵۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۴۔ غلام رسول سعیدی علامہ، مقالاتِ سعیدی، باب فقہیات، ص:۳۳۵، فرید بک اسٹال لاہور، ستمبر ۲۰۰۷ء

۵۔ عبد الاوّل جونپوری علامہ، فقہ اسلامی، ص:۱۷، فرید بک اسٹال لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء

۶۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۵۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۷۔ عبد الاوّل جونپوری علامہ، فقہ اسلامی، ص:۱۸، فرید بک اسٹال لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء

۸۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۸، ۱۹

۹۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۹

۱۰۔ تقی امینی مولانا، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، ص:۲۵، ۲۶، قدیمی کتب خانہ کراچی، ستمبر ۱۹۹۱ء

۱۱۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۵۸

۱۲۔ سورة التوبه، آیت نمبر:۱۲۲

۱۳۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۵۴، ۵۵، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۱۴۔ سورة البقرة، آیت نمبر:۲۶۹

۱۵۔ بخاری محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، ج:۱، باب:۵۲، ۵۵، ص:۱۳۵، ۱۳۷، (مترجم: عبد الحکیم اختر علامہ)، فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۰ء

۱۶۔ تقی امینی مولانا، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، ص:۳۰، ۳۲، قدیمی کتب خانہ کراچی، ستمبر ۱۹۹۱ء

۱۷۔ دیکھیئے حوالہ نمبر:۱۵

☆ تخصيص العام بالنية مقبولة ديانة لا قضاء ☆

۱۸۔ غلام رسول سعیدی علامہ، نعمۃ الباری شرح صحیح البخاری، ص:۳۳۵، فرید بک اسٹال لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۱۹۔ ترمذی محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب العلم، باب:۲۲۰، ج:۲، ص:۲۲۹، (مترجم: صدیق ہزاروی علامہ)، فرید بک اسٹال لاہور، اکتوبر ۲۰۰۱ء

۲۰۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۵۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۲۱۔ ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی، السنن، ابواب الفضائل، باب:۳۸، ج:۱، ص:۹۵، (مترجم: عبدالحکیم اختر علامہ) فرید بک اسٹال لاہور، ۱۹۸۳ء

۲۲۔ ولی الدین خطیب، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، ج:۱، فصل:۲، ص:۶۹، (مترجم: عبدالحکیم اختر علامہ)، فرید بک اسٹال لاہور، فروری ۱۹۹۹ء

۲۳۔ عبدالرشید عراقی، کاروانِ حدیث، ص:۲۲، نور اسلام اکیڈمی لاہور، جنوری ۲۰۰۱ء

۲۴۔ حوالہ بالا، ص:۲۲، ۲۳

۲۵۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۶۳ تا ۶۶، ۷۱، ۷۳، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

۲۶۔ دیکھیے حوالہ نمبر:۲۳ اور ۲۴

۲۷۔ ارشد القادری علامہ، حدیث، فقہ اور جہاد کی شرعی حیثیت، ص:۶۶ تا ۷۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)